بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ

قیامت کی نشانیاں اور فتنوں سے نجات

۲ اکتوبر ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے **قیامت** کا وقت اپنے تمام بندوں سے، بلکہ ساری مخلوقات سے پوشیدہ رکھا ہے اور اس کا علم صرف اپنے پاس رکھا ہے، لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی محمد علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف قیامت کے قریب ہونے کی نشانیاں وحی فرمائیں اور انہیں اس کی علامات اور نشانیوں سے آگاہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان میں سے بہت سی نشانیوں سے خبردار کیا ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان نشانیوں اور علامات کی خبر دینا — جن میں سے بہت سی ظاہر ہو چکی ہیں — ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی روشن ترین دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے، اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی سے خبر دیتے تھے، نہ الہام سے، نہ فراست سے اور نہ کسی اور چیز سے۔

چنانچہ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں خبر دی کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ **ہرج و مرج** بڑھ جائے گا، یعنی امن کم ہو جائے گا اور اطمینان ختم ہو جائے گا، لوگ ایک دوسرے سے الجھیں گے، جھگڑیں گے پھر قتل و قتال کریں گے، اور خون — مسلمانوں کا خون — سستا ہو جائے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ **فتنے** بڑھ جائیں گے، طرح طرح کے فتنے،

خاص طور پر وہ فتنے جن کی چکی مسلمان انسان کے دین پر چلتی ہے۔ وہ اس قلعے کی طرف دیکھتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو انسانوں اور جنوں کے شیطانوں سے محفوظ رکھتا ہے، تو ان قلعوں کو ٹوٹا پھوٹا اور چھلنی ہی پاتا ہے، مسلمان انسان ان میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اگر وہ حرام کی آلودگی سے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کی آلودگی سے پاک لقمہ تلاش کرے تو وہ اسے مشکل ہی سے ملتا ہے، اور اگر وہ مشتبہ چیزوں سے — بلکہ حرام چیزوں سے — بچنا چاہے تو اسے ان سے بچنے کا راستہ مشکل ہی سے ملتا ہے، اور اگر وہ **سود** سے دور رہنا چاہے اور اس سے دائیں بائیں بھاگے تو اسے سود سے چھٹکارا مشکل ہی سے ملتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جب آپ نے فرمایا:

> حدیث شریف
>
> **لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں سب لوگ سود کھائیں گے، اور جو اسے نہ کھائے گا اسے بھی اس کا غبار پہنچ کر رہے گا۔**

رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ کلام کتنا حیرت انگیز ہے، گویا آپ ہمارے درمیان موجود ہیں، گویا آپ دیکھ رہے ہیں کہ سود اپنی مختلف شکلوں میں کس طرح ہر گھر، ہر مکان، ہر جیب اور ہر اس پیسے میں داخل ہو چکا ہے جس کا کوئی انسان مالک ہے۔

یہ ان فتنوں میں سے کچھ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اور انہی میں سے وہ فتنے بھی ہیں جو خاندان، گھر اور مکان میں داخل ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ آدمی اپنے گھر کا نگران و سربراہ بن کر رہنے کی طاقت بمشکل رکھتا ہے، آدمی اپنی بیوی، اپنے اہل و عیال، اپنے خاندان، اپنے بیٹوں اور بیٹیوں پر نگہبان بننے کی طاقت بمشکل رکھتا ہے، اس لیے کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان ان اقدار کو درہم برہم کر دیتے ہیں جن میں وہ اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے، اور ان دینی قلعوں کو منتشر کر دیتے ہیں جن میں وہ اپنے آپ کو، اپنی اولاد کو اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

یہ فتنے جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، قیامت کی نشانیوں میں سے کچھ ہیں، ان کے بارے میں گفتگو طویل ہے، اور ان فتنوں کے بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں، جو انہیں تلاش کرے وہ انہیں پا لے گا اور ان میں ایسی عجیب و غریب باتوں سے واقف ہوگا جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں۔ لیکن اس گفتگو میں میرا مقصد یہ نہیں کہ میں ان احادیث میں سے کچھ سنا کر آپ کا دل بہلاؤں اور آپ کو حیرت میں ڈالوں، بلکہ میں ایک ایسے سوال کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو شاید کوئی پوچھنے والا پوچھے، جب ہم میں سے کوئی کہے: یہ فتنے کس کھڑکی سے عام لوگوں پر اور خاص طور پر مسلمانوں پر امڈ آتے ہیں؟ اور

ان کے لوگوں میں وبا کی طرح پھیلنے کا سبب کیا ہے؟ جواب یہ ہے: یہ فتنے صرف ایک دروازے سے داخل ہوتے ہیں جب وہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ وہ دروازہ ہے: **مسلمانوں کا اپنے دین اور اپنے رب سبحانہ و تعالیٰ کے احکام کی نگہبانی کرنا**۔ جب تک مسلمان اپنے تمام طبقات سمیت اللہ عزوجل کے احکام کے نگہبان رہیں اور ان پر عمل کرتے رہیں، اور رب العالمین کی اپنے بندوں کے لیے وصیتوں کے محافظ رہیں اور انہیں نافذ کرتے رہیں، تو یہ فتنے ان سے دور رہتے ہیں، ان میں نہ ہرج پھیلتا ہے نہ مرج، اور نہ کسی بھی فتنے کی وبا پھیلتی ہے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنا دین، جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا، اسی لیے بنایا ہے کہ وہ انہیں ہر بد بختی، ہر وبا اور ہر فتنے سے محفوظ رکھے، خواہ اس کی شکل کچھ بھی ہو اور اس کی قسم کچھ بھی ہو۔

اور جب قیامت آہستہ آہستہ قریب آتی ہے، اور جب دنیا اپنے رب کے حکم کے مطابق لپیٹ دیے جانے اور اپنا سفر روک دینے کے لیے تیار ہوتی ہے — اس منصوبے کے مطابق جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے — تو لوگ دنیا کے ذریعے دین سے فتنے میں ڈالے جاتے ہیں، شیطان کے احکام کے ذریعے اللہ کے احکام سے فتنے میں ڈالے جاتے ہیں، اور اللہ کی وصیتوں سے پیٹھ پھیر لیتے ہیں حالانکہ پہلے وہ ان کی طرف متوجہ اور ان سے وابستہ تھے۔ پھر جب وہ اپنے رب کی وصیت سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اپنے مولا اور خالق کے احکام سے منہ موڑ لیتے ہیں — جو ان پر ہر چیز سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے — تو ان پر فتنے امڈ آتے ہیں اور ایسی مشکلات پے در پے آتی ہیں جن کا کوئی حل نہیں۔ اے بھائیو! یہی سبب ہے: ہر وہ فتنہ جس میں انسان بھٹکتا پھرتا ہے اور اس سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا ہے مگر نہیں پاتا، وہ صرف ایک ہی کھڑکی سے اس کے پاس آیا ہے، اور وہ کھڑکی ہے: **اللہ عزوجل کی وصیت کو چھوڑ دینا**، اس کے حکم سے دور ہو جانا، اور ان نصیحتوں اور احکام سے دور ہو جانا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجے ہیں۔

اور میں نہیں جانتا کہ انسان اس بات کی اس سے زیادہ واضح دلیل کہاں پا سکتا ہے کہ انسانیت کی سب سے بڑی دوا اور اس کے دکھوں اور بیماریوں کا سب سے عمدہ علاج صرف اللہ کے حکم کی پیروی اور اللہ کی کتاب کی پیروی میں ہے۔ میں اس پر کوئی ایسی دلیل نہیں جانتا جو عقلمند کے لیے ان بے شمار فتنوں سے زیادہ واضح ہو جنہیں انسان اس دور میں اپنے اردگرد دیکھتا ہے۔ صرف یہی فتنے اس بات کی دلیل ہیں کہ انسان کو اللہ کے دین کے سوا کوئی چیز درست نہیں کر سکتی، اور اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی کے سوا کوئی چیز اسے خوش بخت نہیں بنا سکتی۔ اگر وہ بد بخت ہوتا ہے تو اس لیے کہ اس نے اپنے رب کے حکم سے منہ موڑا، اور اس لیے کہ وہ اپنے مولا اور خالق سبحانہ و تعالیٰ کے راستے سے دور ہو گیا۔

اور اگر کوئی پوچھنے والا پوچھے کہ ان فتنوں سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ ان سے کیسے بھاگا جائے؟ اور میں ان کی وبا سے کیسے بچوں؟ تو جواب بھی واضح ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ان فتنوں کے بارے

میں گفتگو فرما رہے تھے، ان سے ڈرا رہے تھے اور اعلان فرما رہے تھے کہ یہ قیامت کے قریب ہونے کی علامات میں سے ایک علامت ہیں، تو آپ سے سوال کیا گیا؛ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول ! ان سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: **"اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب"**۔ اور آپ کے فرمان "اللہ کی کتاب" کا مطلب ہے: اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا۔ آپ کے فرمان "اللہ کی کتاب" کا یہ مطلب نہیں کہ تم اللہ کی کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر اپنی جیبوں میں رکھ لو، یا ان سے اپنے گھروں کے کونے بھر دو، یا ان سے اپنے بازاروں اور کتب خانوں کو سجا دو۔ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے کلام کا یہ مطلب نہیں، بلکہ قرآن کے ایک ہی نسخے سے اللہ عزوجل ایک پوری امت کو ہدایت دے سکتا ہے، چاہے اس کے ساتھ کوئی اور نسخہ شامل نہ کیا جائے، اور قرآن کے لاکھوں بلکہ اربوں نسخے بھی شاید کسی امت کو گمراہی اور بربادی کی دلدل سے نکالنے کی طاقت نہ رکھیں جب اس امت کی ان نسخوں کی پیروی محض ظاہری ہو اور ان نسخوں پر ان کا فخر محض دکھاوے کا ہو۔ بلکہ وہ مطلب جس کا رسول اللہ نے حکم دیا وہی مطلب ہے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے، اور اللہ کیا فرماتا ہے:

سورۃ المائدہ-آیات ۱۵ تا ۱۶

﴿قد جاء كم من اللهِ نورٌ وكتابٌ مبين يهدي بهِ الله من اتّبعَ رضوانهُ سُبُلَ السّلام ويخرجهم من الظّلماتِ إلى النّور﴾

یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک روشن کتاب آچکی ہے، جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

ذرا میرے ساتھ ان الفاظ پر ٹھہریے: **"جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں"**۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا: جس کے ذریعے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جس نے اس کی طباعت کو خوبصورت بنایا، جس کے ذریعے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جس نے اس کے نسخے کثرت سے رکھے، جس کے ذریعے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے جس نے اسے خرید و فروخت کر کے اس کی تجارت کی۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا، بلکہ یہ فرمایا:

سورة المائدہ-آیت ۱۶

﴿يهدي بِهِ اللّٰهُ من اتّبعَ رضوانه﴾

جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی کتاب کی رضا کی پیروی کرنے والے کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو اس کے حرام کو حرام سمجھیں؟ اس کے واجبات کے آگے جھک جائیں؟ اور اس کی منع کردہ چیزوں سے دور رہیں؟

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جب وہ اللہ عزوجل کا یہ فرمان سنیں:

سورة الاحزاب-آیت ۵۹

﴿يا أيّها النّبيُّ قل لأزواجكِ وبناتكَ ونساءِ المؤمنين يدنينَ عليهنَّ من جلا بيبهنَّ﴾

اے نبی ! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔

جب وہ یہ حکم سنیں تو کہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی، اور اس حکم کو ویسے ہی نافذ کریں جیسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جب وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ فرمان سنیں:

سورة البقرہ-آیت ۲۷۵

﴿وأحلَّ اللّٰهُ البيعَ وحرّمَ الرّبا﴾

حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

تو کہیں: لبیک اللھم لبیک، دیکھ! ہم نے اپنے گھروں اور اپنی جیبوں کو سود سے پاک کر لیا ہے؟

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جب وہ اللہ عزوجل کا یہ فرمان سنیں:

سورۃ البقرہ- آیت ۲۷۹

﴿فإن تبتم فلكم رؤوسُ أموالكم لا تَظلمون ولا تُظلمون﴾

اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

کہاں ہیں وہ لوگ کہ جب وہ یہ کلام سنیں تو اپنی پوری زندگی کو، اپنی تمام تجارتی اور مالی سرگرمیوں سمیت، اس کلام کے تابع کر دیں؟

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورۃ الاحزاب - آیت ٥٦

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورۃ النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورۃ البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔